Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴-۳۹ | اتوار ۱۰ شعبان ۱۴۰۹ ھجری ۱۹ امان ۱۳۶۸ ہش ۱۹ مارچ ۱۹۸۹ء | نمبر ۶۶

خدائی مذہب کی علامت

وہ مذہب جو محض خدا کی طرف سے ہے اس کے ثبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان کی خدائی مہر اپنے ساتھ رکھتا ہو۔

حضرت اقدس

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے۔ کیونکہ اس راہ سے بھی ابتلاء آتا ہے اور اسی ابتلاء کی وجہ سے انسان چور، قمار باز، ٹھگ، ڈکیت بن جاتا ہے۔ اور کیا کیا بُری عادتیں اختیار کر لیتا ہے۔ مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ پس ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اسکی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تاکہ زندہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔"

"یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہوتی ہے۔ اوّل جسمانی دوم مالی۔ تیسری قسم ہمدردی کی دُعا ہے جسمیں ...... نہ زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کر سکتا ہے جبکہ اسمیں طاقت بھی ہو۔ مثلاً ایک ناتواں مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو۔ تو کوئی شخص جسمیں خود طاقت اور توانائی نہیں ہے کب اس کو اٹھا کر مدد دے سکتا ہے۔ اسی طرح پر اگر کوئی بیکس و بے بس بے سروسامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جبتک مال نہ ہو اس کی ہمدردی کیونکر ہوگی۔ مگر دُعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت، بلکہ انسان ہے وہ دوسرے کیلئے دعا کر سکتا ہے اور اسکو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اور اگر اس ہمدردی سے کام نہ لے تو سمجھو بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔

دوسروں کے لیے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے .... اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اسی لیے خصوصیت کے ساتھ جو خیر قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے جبکہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو ہر آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں۔"

"میرا مسلک نہیں کہ میں ایسا تُند خو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے درندوں سے ڈرتے ہیں اور میں بُت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔ میں تو بُت پرستی کے ردّ کرنے کو آیا ہوں نہ یہ کہ میں خود بُت بنوں اور لوگ میری پُوجا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبّر سے زیادہ کوئی بُت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبّر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔"

اسیرانِ راہ مولیٰ

کے بارے میں

حضور کا اہم ارشاد

اسیرانِ راہ مولیٰ کے بارے میں فرمایا:
"آپ اپنے کام کو منظم کریں اور ساری دنیا میں انکی مظلومیت کا احساس بیدار کرنے کیلئے مستعد ہو جائیں۔"
پھر فرمایا:
"خاص طور پر ان دعاؤں پر زور دیں کہ اگلی صدی کا دن نہ چڑھے کہ یہ لوگ ابھی قید کی حالت میں ہوں اور اس سے پہلے یہ لوگ آزاد ہوں اور ہمارے ساتھ نئی صدی کے جشن میں ہر طرح سے شامل ہوں۔" (الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۸۹ء)

احمدیہ صد سالہ جشن تشکر نمبر کی قیمت

روزنامہ الفضل ربوہ احمدیت کے قیام پر ایک سو سال پورے ہونے پر جو احمدیہ صد سالہ جشن تشکر نمبر شائع کر رہا ہے۔ اس کی قیمت ۲۰ روپے ہوگی۔
احباب اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔
(مینجر)

کیا آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریکات سے اپنے بیوی بچوں کو آگاہ رکھتے ہیں۔ اور خود ان پر عمل کرتے ہوئے انہیں بھی ان تحریکات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹ امان ۱۳۶۸ ہش ۱۹ مارچ ۱۹۸۹ء

کتابیں پڑھیں

کسی دوست سے کہا جائے کہ آپ کتابیں پڑھیں تو بڑا سپاٹ سا جواب ملتا ہے آپ کو معلوم بھی ہے کہ کتابوں کی قیمتیں آسمانوں سے باتیں کرتی ہیں اور ہم زمین پر رہتے ہیں۔ ہم کتابیں کیسے خرید سکتے ہیں۔

بات تو ٹھیک ہے عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے کہ وہ کتابیں خریدے اور پڑھے۔ لیکن یہ کتابیں مہنگی کیوں ہیں اس لئے کہ یہ چھپتی ہی تھوڑی تعداد میں ہیں اور اس طرح ان پر جو لاگت آتی ہے وہ قیمت میں اضافہ کا باعث بنتی ہے اگر ایک کتاب ایک ہزار چھپے تو اس کی [illegible] قیمت اور وہی کتاب ایک لاکھ چھپے تو قیمت اور یعنی ایک ہزار چھپنے والی کتاب کی قیمت بہت زیادہ ہوگی اور ایک لاکھ چھپنے والی کتاب کی قیمت خاصی کم۔ اگر ہم پڑھنے والوں کی تعداد بڑھا سکیں تو کتابوں کی قیمت میں از خود کمی آجائے گی۔ کسی سے کہنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ کیونکہ اگر کتاب ایک لاکھ چھاپ کر بھی دکاندار وہی قیمت رکھے گا تو کتاب تو کم بکے گی ہی وہ باقی کتاب کو سٹاک کہاں کرے گا وہ تو چاہے گا کہ کتاب جلد از جلد اس کی دکان سے نکلے اور دوسری کتاب اور پھر تیسری کتاب چھپ سکے۔

یہ تو ایک پہلو پر ہم نے بات کی ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ ہم نے تو کہا ہی نہیں کہ خرید کر پڑھیں۔ (ویسے پڑھنی تو خرید کر ہی چاہئیں)، آپ لائبریری سے استفادہ کرنے کی عادت بھی ڈال سکتے ہیں۔ اور اگر آپ کو اس عادت کا ڈالنا مشکل معلوم ہوتا ہے تو کم از کم اپنے بچوں کو تو آغاز ہی سے لائبریری کی طرف توجہ دلائیں۔ مقصد یہ ہے کہ ہم سب بڑے بھی اور چھوٹے بھی۔ کتابیں پڑھیں اور اپنے علم میں اضافہ کریں۔

سوتے میں بھی رہتی ہے مری آنکھ جو بیدار
راتوں کو بھی دن کہنے کا میں بنتا ہوں حقدار
اوروں کی نگاہوں میں تو ظلمت ہے ضیاء بھی
میرے لئے ظلمت ہے چمکتا ہوا مینار

ابوالاقبال

جو مزے ہیں صحبتِ مردانِ حق آگاہ میں
محفلِ رنداں میں ہیں وہ نہ حضورِ شاہ میں

کام ہے مستوں کا پھرنا وادیوں میں عشق کی
بحر و بر کی سیر ہے ہر آن تیری چاہ میں

عیشِ دنیا، کجکلاہی، جاہ طلبی ہیچ ہیں
جو فقیری میں مزے، ہیں وہ کہاں ہیں جاہ میں

ہاتھ میں تیرے دیا جب ہاتھ اپنا کیا رہا
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

صحبتِ اہلِ صفا سے صاف ہو جاتا ہے دل
کیا مزے ہیں محفلِ مردانِ حق آگاہ میں

کس سے دوں تشبیہ دنیا میں تیرے اس حسن کی
ہے جھلک اس حسن کی ہلکی سی مہر و ماہ میں

ہاں عدو سے جا کے کہہ دو وار کرنا دیکھ کر
بجلیاں اب بھی ہیں پوشیدہ ہماری آہ میں

فکرِ دنیا اس کو اور سرور کو عقبیٰ کا خیال
ہے یہی اک فرق اس میں اور شاہنشاہ میں

علی محمد۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانشمند مشرق مغرب میں

حضرت عرفانی (شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم) سلسلہ احمدیہ میں اخبار نویسی کے پیشرو ہیں۔ آنے والی نسلوں میں بے شک بڑے بڑے قابل ایڈیٹر اور اخبار نویس ہونگے۔ مگر "الفضل للمتقدم" شیخ صاحب کو جو شرف حاصل ہے اسکو پہنچنا دشوار ہے ایک چھوٹے سے گاؤں میں اخبار کا اجراء اور پھر اس کا مذاق جماعت میں پیدا کردیا حضرت بانی سلسلہ کے انفاس قدسیہ کے طفیل ہے۔

شیخ صاحب ذاتی طور پر بھی عجیب و غریب انسان تھے۔ ہمارے تو جب سے قویٰ انحطاط پذیر ہوئے اور صبح پیری نمودار ہونے لگی۔ ہمت قاصر ہوگئی لیکن شیخ صاحب نے بوڑھے ہوکر حیاتِ تازہ پائی۔ حضرت فضلِ عمرؓ کی ہمراہی میں لنڈن سے ہوکر آئے تو ایک روز حسب معمول اپنے برآمدے پر ایک ٹوٹی پھوٹی آرام کرسی پر بیٹھے اپنی اس مشہور و معروف قلم و دوات سے لکھ رہے تھے جسے غالباً گذشتہ ۲۵ سال سے بدلنے کی نوبت نہیں آئی۔ فرمانے لگے میں پھر یورپ جانا چاہتا ہوں اور ایک آزاد سیاحت کروں گا۔ خصوصاً اسلامی ممالک میں۔ میں اس وقت یہ بات محض تخیّل کا تموّج سمجھا لیکن آج کیا دیکھتا ہوں کہ سچ مچ شیخ صاحب وہاں جا پہنچے۔ گو آپ کسی اور سلسلہ میں گئے مگر ایک مخلص اور پھر پُرجوش احمدی۔ کیونکر مشغلۂ دعوتِ الی اللہ چھوڑ سکتا ہے وہاں بھی آپ اپنے اس فرض سے غافل نہیں۔ چنانچہ چند پیراگراف آپ کے ایک پرائیویٹ مکتوب کے درج ذیل ہیں جس سے شیخ صاحب کی دعوتِ الی اللہ کی سرگرمیوں کا کچھ علم ہو سکے گا۔ گو مجھے خوف ہے ان سطور کی اشاعت کا حق حاصل بھی ہے یا نہیں کیونکہ یہ چٹھی کمال بے تکلفی سے مختلف حالات پر مشتمل ہے اور اس ارادہ سے لکھی ہوئی نہیں معلوم ہوتی کہ اس کا کوئی حصہ پبلک میں آئے گا مگر میں اکیلا اس تساد کامی سے بہرہ اندوز ہونا بخل خیال کرتا ہوں اور اسے پریس میں دیتا ہوں"۔

(ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

حضرت فضل عمر کے قدوم کا اثر

میں دیکھتا ہوں کہ مغربی ممالک ایک عظیم الشان انقلاب کیلئے تیار ہو رہے ہیں اور جب سے حضرت فضلِ عمر ان ممالک سے ہو کر گئے ہیں۔ ایک زبردست تحریک انقلابی جاری ہے۔ ہر قسم کے انقلاب کی رو چل رہی ہے۔ میں گھنٹوں اسی فکر میں ہائیڈ پارک کے اس مقام پر کھڑا ہو کر غرق رہتا ہوں جہاں آزادی تقریر اور فصاحت کا دریا بہہ رہا ہے۔ مختلف پلیٹ فارم مذہبی۔ معاشری۔ اقتصادی۔ ملکی حیثیت سے انگلستان کی کایا پلٹ دینے کے لئے اپنا زور لگاتے ہیں مجھے ایک عرصہ سے اپنے خاص بے ڈھنگے لباس میں دیکھنے والے بعض سنجیدہ مزاج اور ہر طبقہ کے میرے پاس آجاتے ہیں۔ وہ مجھے کبھی کبھی مشرق کا دانشمند بھی کہہ دیتے ہیں۔ میں اپنی دانش و بینش کو خوب جانتا ہوں غرض ان سے سلسلۂ کلام عجیب و غریب ہوتا ہے اور میں نہیں جانتا کہ کس طرح یہ عجیب و غریب خیالات میں ظاہر کر لیتا ہوں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ تم ان پلیٹ فارموں کو سن کر کیا سمجھتے ہو کہ انگلستان کیا ہوگا کم از کم اس کا آئندہ مذہب کیا ہوگا؟

انگلستان کا آئندہ مذہب

اکثر کہتے ہیں کہ انگلستان کا آئندہ مذہب یہ عیسائیت تو ہو نہیں سکتی۔ یہ تو اب بھی مذہب کے طرز پر نہیں قومیّت کے رنگ میں ہے اگر انگلستان نہیں یورپ نے کوئی مذہب اختیار کیا تو وہ سیدھا سادہ مذہب ہوگا۔ جس میں نہ عورت کا بیٹا خدا ہوگا اور نہ کسی کے خون سے کوئی نجات پانے کا اصول پیش کریگا۔

بعض کہتے ہیں انگلستان اور یورپ کی بعض دوسری قوموں کی حالت روما امپائر کی سی ہو گئی ہے کوئی اور گروہ پیدا ہوگا جو اس کے فال (زوال) پیر کہے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ اب ہماری نظر مشرق پر ہے۔ غرض لوگوں کے اندر ہی اندر تبدیلی اور تیاری ہو رہی ہے جب اس قوم میں کسی مذہبی انقلاب کا دور آئے گا تو یکدفعہ ہو جائے گا۔

انگلستان میں شوق دعوت الی اللہ

دعوت الی اللہ کا جس قدر شوق ان لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے کاش ہم حاملانِ حق و صداقت میں اسکا ۱/۱۰۰ بھی ہوتا۔ میں نے مردوں اور بوڑھی عورتوں کو دیکھا ہے۔ سخت سردی بارش اور تیز تند ہوا میں بجلی کا چھوٹا سا لیمپ ہاتھ میں لئے ہوئے عیسائیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں وہ پیشہ ور واعظ نہیں۔ بلکہ انفرادی طور پر اپنے فرض مذہبی کو ادا کر رہے ہیں۔ عجیب عجیب واقعات پیش آتے ہیں۔ میری کہانی بڑی دلچسپ اور مزیدار ہوگی اگر لکھنے کی توفیق ملی ورنہ میں اسکا لطف اٹھا کر ساتھ لے جاؤں گا۔

ایک بوڑھے عیسائی سے گفتگو

ایک نہایت سنجیدہ مزاج مسن عیسائی نے مجھے عیسائی پلیٹ فارموں کے گرد ہمیشہ دیکھتے ہوئے ایک روز مجھ سے نہایت محبت و اخلاص کا اظہار کیا۔ وہ بڑا پکّا اور کٹّر عیسائی تھا۔ اور مجھے لنڈن کے ایک دوسرے حصّہ میں اپنے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے بڑی منّت اور زور سے خواہش کی میں نے پوچھا کہ وہاں کیا ہوگا۔ کہا کہ وہاں ہم چند لوگ مل کر جلسہ کیا کرتے ہیں اور خداوند کا کلام سناتے ہیں۔ آپ کو بھی بہت محبت ہے آپ وہاں چلیں۔ میں نے تجاہل عارفانہ کے طور پر پوچھا کہ کیا فائدہ ہوگا۔ کہا کہ نجات کا راستہ بتائیں گے نجات کس طرح ملتی ہے

نجات خون سے نہیں بلکہ پانی سے

مسیح کے خون سے! میں نے کہا یہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔

اسلئے کہ خون کو کسی گندگی کے صاف کرنے سے کوئی نسبت طبعی نہیں ہے۔ اگر سفید کپڑے پر خون کا داغ پڑ جاوے تو وہ خون آلود اور غلیظ ہو جاتا ہے۔ پھر گناہوں سے نجات اور دل کی طہارت کو اس سے کیا تعلّق؟ کیا کبھی آپ نے گندگی کو دور کرنے کیلئے خون میں ہاتھ ڈالا ہے؟ میں نے اسکو ذرا وضاحت سے بیان کیا تو حیران ہو کر کہنے لگا تو معلوم ہوا کہ آپکو خداوند سے محبّت نہیں ہے میں نے کہا میں تمہارے خداوند سے ناواقف ہوں جو غیر طبعی باتیں بتائے وہ ماننے اور محبت کے قابل نہیں ہوتا۔ تم مجھے پہلے یہ سمجھا دو کہ خون کو طہارت کے ساتھ طبعی تعلّق ہے؟ خون آلود ہاتھوں سے تو آدمی جیل میں چلا جاتا ہے حیران ہو کر کہنے لگا پھر تم کیا کہتے ہو میں نے کہا میرے نزدیک نجات کا نیچرل تعلق پانی کے ساتھ ہے۔ پانی ہر غلاظت کو ہر دفعہ دور اور صاف کر دیتا ہے۔ اور یہی طبعی تعلیم معلوم ہوتی ہے۔ ہر گند پانی سے دور ہوتا ہے۔ دل کی طہارت کو بھی پانی ہی صاف کرتا ہے۔ اور یہ پانی آنکھ کے راستہ سے بہایا جاتا ہے حضرت مسیح کی نجات بھی اسی آنکھ کے پانی سے ہوئی بدموعٍ جاریۃ اس نے دعا کی اور بچ گیا۔ یہ حقیقی توبہ کے چشمہ سے آتا ہے۔ دل کو ہلکا کرتا ہے غم و فکر کی حالت میں بھی دو چار آنسو قلب کو ہلکا کر دیتے ہیں جب انسان خدا کے حضور روتا ہے تو قلب صاف ہو جاتا ہے اور جو زنگ اور سیاہی اس پر آجاتی ہے وہ دُھل جاتا ہے غرض میں نے اس پر ایک مختصر سی تقریر کی اکثر لوگ میرے مذاق کے اکٹھے ہو گئے۔ میں کہہ دیتا ہوں کہ تمہاری زبان پر حکومت نہیں مگر وہ کہتے ہیں کہ تم بہت اچھا بولتے ہو۔ میں نہیں جانتا مجھے تو شبہ معلوم ہوتا ہے مگر ہاں اتنا ہے کہ اب خیالات کسیقدر جرأت سے ظاہر کر لیتا ہوں۔ بہرحال یہ لوگ باوجود تمام قسم کی عیاشیوں کے اپنے قومی مذہبی جوش سے لبریز بھی نظر آتے ہیں۔ اور یہ جوش ہی انکو حقیقت کی طرف لے آئے گا۔

مذہب میں مسٹری نہیں ہوتی

میں اٹالین پڑھ رہا ہوں وہاں بھی بڑی مزیدار گفتگوئیں ہو جاتی ہیں۔ ایکدن واحد و جمع کے قواعد کا سبق تھا۔ خدا کے واحد اور جمع کا بھی ذکر آ گیا۔ معلّمہ نے کہا یہ کافروں کا عقیدہ ہے کہ ایک سے زیادہ خدا ہیں۔ مگر گرامر کے قاعدہ کے موافق اسکی بھی جمع تو ہوگی۔ میں نے کہا کہ میں تو اسکی جمع کبھی نہیں بناؤں گا اور نہ پڑھونگا۔ میں ایک خدا کو مانتا ہوں جماعت میں ایک سنّاٹا سا ہوگیا۔ طالب علم مردوں اور عورتوں اور معلّمہ نے کہا کہ ہم بھی تو ایک مانتے ہیں میں نے کہا تم سب غلط کہتے ہو۔ باپ۔ بیٹا۔ روح القدس کو خدا مان کر ایک کس طرح بناؤ گے۔ مجھ کو یہ سمجھا دو۔ کون سمجھاتا۔ حیران سے ہو کر کہنے لگے کہ مسٹری ہے میں نے کہا مذہب میں مسٹری نہیں ہوتی۔ مذہب دنیا میں صداقت پھیلانے کو آتا ہے اور سچے علوم دنیا کو دیتا ہے۔ مسٹریز ہمیشہ بدترین اخلاق اور منصوبوں میں ہوتی ہیں۔ جس قدر علوم دنیا میں ظاہر ہوئے ہیں ان میں کیا کوئی مسٹری ہے تعجّب ہے تم سائنس کے زمانہ میں ہو کر یہ کہتے ہوئے شرمندہ نہیں ہوتے۔ تمام ایجادات کیا ظاہر کر رہی ہیں کہ سچّے علوم رموز نہیں ہوتے۔ پھر اگر کوئی عقیدہ جسکو مان کر نجات ہوتی ہے بطور مسٹری دنیا میں پیش کیا جاوے تو اس سے بڑھ کر جہالت کیا ہوگی۔ غرض بہت لطف آتا ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز مئی ۱۹۲۶ء صفحہ ۲۲تا۲۵)

ناظمین اطفال مجالس توجہ فرمائیں

کیا آپکی مجلس میں وقار عمل کا کام ہو رہا ہے؟ نہیں تو آپ آج ہی سے وقارِ عمل کے پروگرام ۲۲، مارچ ۱۹۸۹ء تک جاری کرنے کا سلسلہ شروع کر دیں۔

ذاتی صفائی، گھروں کی صفائی اور بیوت الذکر کی صفائی کریں۔

تمام کام کے بعد مرکز رپورٹ ارسالی کرنا نہ بھولیں۔

سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیطانی کتاب پر احتجاج

ائیر مارشل ریٹائرڈ۔ ظفر چوہدری

روزنامہ ڈان کے ۸ مارچ کے شمارے میں ایئر مارشل (ریٹائرڈ) ظفر اے۔ چوہدری کا سلمان رشدی کی کتاب سے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ سلمان رشدی کی یہ قابلِ نفرت بدزبانی یعنی اس کی کتاب "شیطانی آیات" پاکستان میں مہیا نہیں ہے۔ اور اسکے مہیا نہ ہونے کی بہت اچھی وجوہات موجود ہیں۔ جو کچھ ہمارے ملکی اخبارات اور بین الاقوامی پریس میں چھپا ہے۔ اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتنا گند بکا گیا ہے۔ اس میں درج باتیں صرف ایک ایسے شخص کے ذہن میں آسکتی ہیں جو بیمار بھی ہو اور گندا بھی۔ یہ کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بدزبانی کرے اور بعض دیگر انبیاء کے متعلق بھی ایسی ہی باتیں۔ تحریر میں لائے مسلمانوں کے جذبات کو انتہائی مجروح کرنے والی حرکت ہے۔ اور اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ انتہائی سخت الفاظ میں اس پر احتجاج کیا جائے۔ ایک ایسا شخص جو ایسی بزرگ ہستیوں کے خلاف زبان کھولے جو دنیا میں نیکی کا منبع ہیں اور جن سے ہر قسم کی سچائی پھوٹتی ہے۔ سوائے شیطان کے نمائندے کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی کتاب کو جیسا کہ اس نے اسکا نام رکھا ہے شیطانی آیات ہی کہا جاسکتا ہے

یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اس شخص نے ابھی اس کتاب کا ایک لفظ بھی نہیں لکھا تھا کہ اسکے پبلشر نے اسے ۵ لاکھ پاؤنڈ معاوضہ کے طور پر یا معاوضہ کے ابتدائیہ کے طور پر ادا کر دیئے۔ اسلئے اسوقت تک پبلشر کو صرف یہ بتایا تھا کہ وہ کیا لکھنا چاہتا ہے۔ اسلئے کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب ایک شخص کی ذہنی تخلیق نہیں ہے۔ یقیناً یہ ان سازشوں کا نتیجہ ہے جو متعصب لوگوں کا ایک گروہ کرتا رہا ہے اور کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا۔ جب بھی وہ اسلام کے خلاف یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیخلاف کوئی بات کہنے کا موقع پاتا ہے تو وہ اسی موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس انتہائی شرمناک حملے نے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا گیا ہے مسلمانوں کے دلوں کو انتہائی طور پر مجروح کیا ہے۔ نہ صرف مسلمانوں کے دلوں کو بلکہ دیگر مذاہب کے شرفاء کو بھی یقیناً اس سے تکلیف پہنچی ہے۔ یہ بات اشد ضروری ہے کہ ایسی لچر اور واہیات تحریروں کو منصہ شہود پر نہ آنے دیا جائے اور پھیلنے سے قطعی طور پر روکنا چاہیئے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ آزادی اظہار ایک مقدس حق ہے لیکن اس کو ایک ایسا اجازت نامہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے جس کی وجہ سے انتہائی مقدس لوگوں پر۔ جو لاکھوں کروڑوں انسانوں کے محبوب رہنما ہیں گند اچھالا جائے ہر آزادی کو ایسی قیود میں رکھنا پڑتا ہے جن سے روحانی قدریں پامال نہ ہوں۔ اگر یہ کہا جائے کہ شخصی آزادی پر کسی قسم کی کوئی قدغن نہیں ہونی چاہیئے۔ تو یہ بتایئے کہ ساری دنیا میں مسلمہ قانونِ ہتکِ عزت کیوں رائج ہے اور کیوں بعض عدالتی ٹربیونل یا سیاسی مجالس سے بعض الفاظ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیوں بعض باتوں کو غیر پارلیمانی کہا جاتا ہے۔ اور ایسے متعلق یہ فیصلہ دیا جاتا ہے کہ انہیں روداد کے ریکارڈ سے نکال دیا جائے۔ اگر یہ کام عدالت یا دنیاوی مجلسی حلقہ کے متعلق یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ انکی ہتک کرنے والی کوئی بات نہیں ہونی چاہیئے۔ تو کیوں ایسے لوگوں کی عزت کو محفوظ نہیں کیا جاتا جن کے ماننے والے دنیا بھر میں موجود ہیں اور جو تہہِ دل سے انکے انتہائی تقدس کے قائل ہیں۔ یقیناً اسی بات کی ضرورت ہے کہ انسان کی حرص اور اس کے راہِ راست سے بھٹک جانے کے امکانات کو اس بات کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے۔

اس کتاب کو مسترد کر دیا گیا ہے اور ملک میں ضبط کر لیا گیا ہے۔ اور ہمارے انتہائی دکھے ہوئے جذبات و احساسات کو ان لوگوں تک پہنچا دیا گیا ہے جو اس کی اشاعت کے ذمہ دار ہیں۔ اور ان سے یہ کہا گیا ہے کہ اس وجہ سے جو شرارت دنیا میں پھیلی ہے۔ اس کا ازالہ کریں۔ یہ سب کچھ ہونے کے بعد کیا اس بات کی ضرورت ہے کہ جذبات کو فسادات کی حد تک مشتعل کر دیا جائے۔ کیا ہم اپنے غم و غصہ کا اظہار ایسے مظاہروں سے ہی کر سکتے ہیں جن میں تشدد سے کام لیا جائے۔ جائدادوں کو نقصان پہنچایا جائے۔ اور لوگوں کی ہلاکت کا باعث ہوں۔ کیا پُرامن مظاہرہ اس سے زیادہ موثر ثابت نہیں ہو سکتا؟ اور کیا پُرامن مظاہرے سے یہ بات ظاہر نہ ہوگی کہ ہم جس چیز کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں اسی کی روح کے مطابق یہ کام کر رہے ہیں۔ کیا بیرونی سفارتخانوں پر حملے ضروری ہیں؟ اور ان لوگوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈالنا کہاں تک مناسب ہے۔ جن کے ساتھ ہمارے بین المملکتی مقدس معاہدے طے پا چکے ہیں۔ اگر ہم اپنی چھوٹی سے چھوٹی ذمہ داریوں کو بھی صحیح طور پر نہیں نبھا سکتے تو کیا ہمارے بیانات میں کوئی تاثیر پیدا ہو سکتی ہے۔ کیا ایسا کرنے سے ہم مہذب دنیا میں نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جائیں گے۔ اگر ہم وہ کچھ کریں جو ہم کہتے نہیں۔ یا یوں کہہ لیجئے جو کچھ ہم کہتے ہیں۔ وہ نہ کریں اور دوسروں سے اس بات کا مطالبہ کریں تو کیا ہمارے ملک کا معیار دوسروں کی نظر میں گر نہیں جائے گا۔ اور کیا اس قسم کے ہمارے احتجاج پر لوگ ہنس نہیں دیں گے۔ اور یہ نہیں سمجھیں گے کہ یہ عقل سے بے بہرہ لوگوں کا کام ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کیا ہمارے غیر ذمہ دارانہ رویئے ہمارے بلند پایہ مقصد سے ٹکرا نہیں جائیں گے۔ اور کیا اس سے ہمیں فائدہ کی بجائے بہت زیادہ نقصان نہیں اٹھانا پڑے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں جو نقصان اٹھانا پڑے گا وہ ایک ہزار رشدی اور انکے ذہنوں کی تخلیقات سے بھی کہیں زیادہ ہوگا۔ آئیے ہم غور کریں کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ہم اپنے مقصد کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ حالانکہ ہم چاہتے یہ ہیں کہ ہم اس کی حفاظت کریں۔ ہم اس کتاب کو کلی طور پر رد کرتے ہیں اور اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ یہ کسی سازش کا نتیجہ ہے۔ لیکن ہمارے غور و فکر کو اس سے بھی آگے جانا چاہیئے۔ ہمیں اپنا تمام اثر و رسوخ استعمال کرنا چاہیئے تاکہ ایسا گند کسی اور کو اچھالنے کا موقع نہ ملے اور اس گند سے ذہن متاثر نہ ہوں۔ لیکن اس بات کے لئے ہمیں احتجاجی مظاہروں سے بہت کچھ زیادہ کرنا پڑے گا۔ ہمیں عقلمندی اور وقار کے ساتھ اس معاملے کو سلجھانے کی ضرورت ہے۔ ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کو بہتر رنگ میں دنیا میں پیش کریں۔ اور دنیا کو بتائیں کہ حضور کا اسوہ حسنہ ساری دنیا کیلئے رحمت کا باعث تھا۔ حضورؐ ساری زندگی کمزوروں اور بے بس لوگوں کا ساتھ دیتے رہے۔ حضورؐ نے آزادیِ ضمیر اور انسانی مساوات پر انتہائی پُرزور الفاظ میں زور دیا۔ حضور نے دنیا میں سب سے پہلا انسانی آزادی کا چارٹر پیش کیا۔ حضور نے ہر قسم کے استحصال کی اور ظلم و جور کی نفی کی حضور نے عدل کو رحم کے ساتھ ملا کر اپنے تمام دشمنوں کو اس وقت معاف کر دیا جب ان سب لوگوں پر حضورؐ کو اقتدار حاصل ہو گیا تھا۔ حضور نے معصیت کاروں اور بدکرداروں کی دنیا بدل ڈالی۔

آئیے ہم وقار کے ساتھ، ایسے وقار کے ساتھ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند فرمائیں اپنے معاملات کو سلجھائیں

یہ قانونِ قدرت ہے کہ

تقویٰ کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔

شذرات

مصافحہ

کبھی آپ نے مصافحہ کیا ہے؟ یہ بات میں نہیں کہہ رہا۔ آپ میری طرف یوں دیکھ رہے ہیں جیسے میں نے کوئی بہت ہی عجیب سی بات کہہ دی ہو۔ یہ سوال میں نے اپنے ایک محترم دوست کا دہرایا ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ دنیا میں کوئی ایسا شخص بھی ہے۔ جس نے کبھی مصافحہ نہ کیا ہو۔ ہم تو دن میں کئی کئی دفعہ مصافحہ کرتے ہیں۔ بلکہ ایک ہی شخص کے ساتھ بھی ایک دن میں کئی دفعہ مصافحہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ بات صرف مصافحہ کی نہیں ہے۔ اگرچہ پوچھا یہی گیا ہے کہ آپ نے کبھی مصافحہ کیا ہے۔

جس محترم دوست کا سوال ہم نے دوہرایا ہے اگر آپ ان کے ساتھ کبھی مصافحہ کر لیتے تو ہمیں یقین ہے کہ اس کے بعد آپ جب بھی ان سے ملتے آپ اپنے ہاتھ جیبوں میں ڈالے رکھتے یا کمر کے پیچھے۔ کیونکہ جب وہ مصافحہ کرتے اور ہاتھ کو ہاتھ میں لے کر جھٹکا دیتے تو آپ کو یوں محسوس ہوتا کہ آپ کا ہاتھ کہنی سے یا کندھے سے اتر گیا ہے۔ اور وہ جھٹکا دینے کے بعد مسکرا دیتے اور پوچھتے کہ آپ کا کیا حال ہے۔ اب اتنے زور سے جھٹکا کھانے کے بعد کم ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو اپنا حال بتا سکیں۔ اسی طرح میں نے ایک دفعہ ان سے مصافحہ کیا تو اپنے مخصوص رنگ میں مصافحہ کرنے کے بعد کہنے لگے۔ مصافحہ کی بھی کئی شکلیں ہیں۔ بعض اوقات دو دوست آپس میں ملتے ہیں تو صرف اپنے ہاتھ کی انگلیوں کا سرا ایک دوسرے سے لگاتے ہیں۔ میں ایسے مصافحہ ہوتے دیکھتا ہوں تو میرے دل میں عجیب سی کیفیت پیدا ہوتی ہے میں سوچتا ہوں کہ یہ تو مصافحے سے عدم دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ کچھ اور لوگ ہیں وہ ہاتھ کو ہاتھ سے اس طرح ملاتے ہیں جیسے صرف ہتھیلی کو، ہتھیلی کے ساتھ مس کر کے پیچھے ہٹا لینا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ بس ہاتھ کو ہاتھ لگا لیا تو مصافحہ ہو گیا۔

کچھ اور لوگ ہیں جو مصافحہ کرتے وقت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں۔ اور گرم جوشی کے ساتھ دونوں اپنا ہاتھ ہلاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ کسی قدر مسکراتے بھی ہیں۔ شائد مسکراتے اس لئے ہیں۔ کہ وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جاؤ چھوڑ دیا۔ بھلا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوڑ نہ دیتے تو وہ کیا کرتے ۔ وہ یہ کرتے کر دوست کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر یوں دباتے کر ہاتھ کی ہڈیاں کڑکڑاتی سنائی دیتیں ۔ کیونکہ اس دفعہ انہوں نے ایسا نہیں کیا اسی لئے وہ کہتے ہیں کہ جاؤ چھوڑ دیا ۔ ہو سکتا ہے پھر آپ سے معانقہ کریں تو آپ کو اپنے ہاتھ کی ہڈیاں کڑکڑاتی سنائی دیں اور آپ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو کہ معانقہ نہ ہی کیا جاتا تو اچھا تھا ۔

بعض لوگ معانقہ کرتے ہیں تو ہاتھ سے ہاتھ ملانے کے بعد دوست کا انگوٹھا ہاتھ میں پکڑ لیتے ہیں ۔ یہ ان کے خیال میں معانقے کا اصل روپ ہے ۔ اور اسی سے ان کی اپنے دوست کے لئے محبت کا اظہار ہوتا ہے ۔

بعض لوگ معانقہ کرتے ہیں تو ایک ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں ۔ اور دوسرے ہاتھ سے کلائی پکڑ لیتے ہیں

گویا کہ مختلف قسم کے معانقے دنیا میں رائج ہیں ۔ ایک کا تو ہم نے شروع میں ہی ذکر کر دیا ہے تاکہ وہ ہاتھ میں ہاتھ لے کر ایسا جھٹکا دیتے ہیں ۔ کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ بازو کندھے سے یا کہنی سے اتر گیا ہے ان سے آپ پوچھیں کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں ، تو وہ کہیں گے کہ جب تک ایسی گرم جوشی سے معانقہ نہ کیا جائے ۔ معانقے کا نام بدنام کرنے والی بات ہے لیکن جب وہ کسی سے اسی طرح معانقہ کر رہے تھے تو ہمارے دوست نے چپکے سے ہمارے قریب ہو کر ہمارے کان میں کہا کہ یہ دراصل ڈنگر ڈاکٹر ہیں ۔ انہیں مویشیوں یا گھوڑوں کے علاج کے وقت اسی مضبوطی کے ساتھ ان کی ٹانگ پکڑنی پڑتی ہے ۔ اور ساری عمر اسی طرح مویشیوں اور گھوڑوں کی ٹانگ پکڑتے ہوئے انہیں یہ عادت پڑ گئی ہے کہ وہ جب بھی اور جس سے بھی معانقہ کرتے ہیں اسی طرح جھٹکا دیتے ہیں ۔ اب آپ سوچیں کہ آپ کس قسم کا معانقہ کرتے ہیں ۔

ہر وہ شخص جو آپ سے مختلف قسم کا معانقہ کرتا ہے وہ یہ سمجھتے ہوئے کہ آپ کا معانقہ تو کوئی معانقہ نہ ہوا ۔ آپ سے یہ پوچھنے کا حق دار ہے کہ کیا آپ نے کبھی معانقہ کیا ہے ۔

بہرحال یہ سوال ہم نے نہیں کیا یہ تو ہم نے اپنے اس دوست کی جانب سے سوال داغا تھا جو معانقہ کرتے وقت خوب زور سے جھٹکا دیتے ہیں ۔ نسیم سیفی

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہان پوری

مکرم چوہدری احمد علی صاحب ٹیچر گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول ۔

خاکسار نے ۱۹۶۱ء میں سرگودھا سے اپنی دس سالہ گورنمنٹ سروس چھوڑ کر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ تعینات ہو سکی ایک غرض یہ بھی تھی کہ ربوہ میں رہائش رکھ کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء کی صحبت سے فیضیاب ہوا جائے ۔

چنانچہ اسی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے ۱۹۶۵ء کی گرمیوں کی تعطیلات میں مکرم برادرم ملک محمد اعظم صاحب کی وساطت سے حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ نحیف سی ایک بزرگ شخصیت چارپائی پر تکیہ کے سہارے نیم دراز حالت میں تشریف فرما ہیں ۔ ایک صاحب اور بھی سامنے کرسی پر بیٹھے تھے سلام کیا تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے ۔ ہم نے معانقہ کیا ۔ آپ نے ہمیں بیٹھنے کے لئے اشارہ فرمایا ۔ حضرت حافظ صاحب جن صاحب سے پہلے مصروف گفتگو تھے اُن سے سلسلہ کلام ختم فرما چکنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے تو برادرم ملک صاحب نے میرا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ یہ چوہدری احمد علی صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ٹیچر ہیں ۔ آپ نے ملک صاحب سے پوچھا کہ یہ کہاں سے تشریف لائے ہیں ۔ انہوں نے جواب دیا محلہ دارالعلوم سے ۔ تو حافظ صاحب نے مکرر استفسار فرمایا کہ کہاں رہتے ہیں ۔ میں جو پہلے ہی اتنی باوقار ، پُررعب اور بڑی شستہ اُردو گفتگو کرنے والی شخصیت کے تقدس کی وجہ سے دبکا سا بیٹھا تھا کچھ نہ بولا ۔ برادرم ملک صاحب ہی نے عرض کیا کہ انہوں نے دارالعلوم میں ابھی ابھی اپنا مکان بنایا ہے وہاں رہتے ہیں ۔ حافظ صاحب نے روئے سخن میری طرف کرتے ہوئے نہایت ملائمت اور تفہیمی لہجے میں فرمایا آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں ۔ تب میں آپ کا مطلب سمجھ پایا اور عرض کیا ۔ اودھراں ضلع سرگودھا سے ۔ آپ خوشی سے اچھل پڑے اور بڑی مسرت سے فرمایا پھر " آپ آئے نہیں لائے گئے ہیں "، میں سوالیہ سے انداز میں دیکھنے لگا تو دوبارہ فرمایا " آپ آئے نہیں لائے گئے ہیں "، پھر خود ہی اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ۔ برخوردار وہ اس طرح کہ مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت تھی جو اودھراں کا رہنے والا ہو۔

ہمارے علامہ شمس صاحب کی جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میرے پاس نظرثانی کے لئے آئی ہوئی ہے ۔ تقریر کے آخری حصہ میں جن جن علمائے زمانہ کے اسمائے گرامی ہیں میں نے ان کو پہلے حکم حافظ مولوی اس کے بعد حافظ مولوی .... اس کے بعد مولوی جس ناموں کے ساتھ تھا ترتیب سے لکھوانا شروع کیا ہے ۔ جب حافظ عبدالعلی صاحب کا نام آیا تو سکونت میں "ادھراہمہ"، ضلع سرگودھا لکھا دیکھا تو رک گیا کہ یہ کس زبان کا لفظ ہے ؟ نہ تو عربی اور نہ ہی فارسی کا ہے ۔ اگر ہندی کا ہو تو بھی اس کا مطلب سمجھ نہیں آتا ۔ کام وہیں روک دیا ۔ " آنے والی نسلیں جب دیکھیں گی تو ہمارے متعلق رائے قائم کرنے میں حق بجانب ہوں گی کہ " ان حضرات نے تحقیق کیوں نہیں کر لی کہ صحیح لفظ کیا ہے "، چنانچہ کئی دن سے کام بند کر کے رکھ دیا ہے جب کوئی وہاں کا آدمی ملا تو تصحیح کر لینے کے بعد آگے چلیں گے ۔ الماری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھے ارشاد فرمایا کہ ذرا تکلیف فرما کر تیسرے خانے میں دسویں نمبر پر رکھی کتاب نکالیئے ۔ میں جب کتاب نکال چکا تو پوچھا کہ کونسی کتاب ہے ۔ میں نے غالباً عرض کیا کہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ہے تو فرمایا یہ تو نویں نمبر سے آپ نے اُٹھالی ۔ دسویں نمبر کی نکال کر دیکھیں ۔ وہ اٹھائی اور عرض کیا یہ انجام آتھم ہے ۔ تو فرمایا لے آئیں ۔ اس کے آخر میں دی گئی تین سو تیرہ رفقاء کی فہرست میں سے فلاں نمبر پر نام ہے حافظ عبدالعلی صاحب ۔ ان کی سکونت جو درج ہے یہ ٹھیک ہے کیا ؟ میں نے عرض کیا جناب ٹھیک نہیں ۔ پوچھنے لگے پھر ٹھیک کیسے ہے ۔ عرض کیا کہ اصل میں یہ گاؤں ہمارے بزرگ شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے آباد کیا تھا ۔ انہی کے نام سے بگڑ کر اودھراں لکھا جانے لگا ۔ یہاں تو بالکل ہی کتابت غلط ہے ۔ نہایت مسرت سے فرمانے لگے ۔

" اب کام آگے چلے گا "، مکرم لئیق احمد صاحب طاہر کا نام لے کر فرمایا کہ ان سے ترتیب سے نام لکھواتا ہوں ۔ مگر وہ آج کل امتحانات میں مصروف ہیں ۔ جب فارغ ہو کر آئیں گے تو لکھوا لونگا ۔ میری اب جھجک دور ہو چکی تھی حوصلہ کر کے پیش کش کی ۔ اگر اجازت ہو تو یہ خدمت خاکسار بجا لائے ۔ فرمایا پھر اس کی تکمیل تک آنا پڑے گا ۔ میری تو دلی مراد پوری ہو رہی تھی ۔ آپکی صحبت سے فیضیاب ہوتے ہوئے باقاعدگی سے حاضر خدمت ہو کر بقیہ مسودہ اپنے ہاتھ سے لکھتا رہا ۔ اس صحبت صالح کی پُرلطف کیفیت آج تک دل و دماغ میں محسوس کرتا ہوں ۔ خدا تعالیٰ نے میرا ربوہ آنے کا یہ مقصد بھی پورا فرما دیا ۔

قرآن شریف میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انسان کو دھوکا دے ۔ حضرت بانی سلسلہ

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے صدقہ کی تحریک

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں :۔
" اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے "

فضل عمر ہسپتال خدمت خلق کی قابل رشک تاریخ کا مالک ہے ۔ ہزاروں لوگ یہاں احباب کرام کے عطیات سے مفت شفا پاتے ہیں ۔ اس ہسپتال کے مستحق مریضوں کے لئے صدقہ کی رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں ۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں یہ نہایت ضروری ہے کہ جب بچے گھر سے باہر جائیں تو آپکو معلوم ہو کہ وہ کہاں گئے ہیں اور انکے دوست کیسے ہیں ۔ تعلیم کے متعلق بھی گاہے گاہے ان سے محبت کے ساتھ پوچھتے رہیں کہ آپ کی تعلیم کیسی چل رہی ہے اور انہیں اس سلسلہ میں کوئی مشکل تو نہیں پیش آ رہی ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے اچھے شاعر

گذشتہ سال ۲۸ اکتوبر کے خطبے میں حضور نے فرمایا :-

"جس کو ادب لطیف کہتے ہیں اس کے لئے انسانی فطرت میں خدا نے ایک طلب رکھ دی ہے اگر آپ اس طلب کو پورا نہیں کریں گے اور دانستہ بند کریں گے تو پھر یہ کسی اور رخ کو اختیار کرے گی۔ اپنا کوئی اور رستہ بنائے گی۔ جو اس سے بدتر ہو گا۔ اس لئے ایک طریق مثلاً یہ بھی ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ سختی اور تشدد سے فلمی گانوں کے رجحان کو بند کریں۔ آپ اچھے شعراء کا کلام جو نہایت اعلیٰ درجے کا طبیعتوں پر اثر کرنے والا کلام ہے اس کو بغیر میوزک کے اچھے گانے والوں سے پڑھوا کر ان کے کیسٹ مہیا کریں اور وہ جو بے چارے کیسٹ بیچنے والے ہیں ان کی روزی کا بھی خیال کریں ان کو آپ یہ کہہ کر کس طرح گانوں کی فلمیں بیچنے سے روک سکتے ہیں کہ بہت بُری بات ہے۔ آپ کے لئے تو بُری بات ہے۔ اس بیچارے نے تو اس سے روٹی کمانا ہے اس لئے اس کا بھی تو متبادل انتظام ضروری ہے۔ اس ذوق کی تسکین کرنے کے لئے کوئی اچھی چیز ہو جو اس بُرے ذوق سے لوگوں کو روک سکے تو ایسے ایسے اچھے کلام ہیں۔ کلاسیکل۔ اگر نہیں تو ہمارے موجودہ زمانے میں بھی بڑے بڑے اچھے شعراء پیدا ہوئے ہیں۔ مثلاً فیض احمد فیض ہے۔ احمد فراز ہے۔ احمد ندیم قاسمی بہت اچھا کہنے والے ہیں ان کی مختلف قسم کی نظمیں ہیں کچھ معاشرتی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے انہوں نے ایسی نظمیں کہی ہیں جو بظاہر عشق کی باتوں سے شروع ہوتی ہیں۔ اور بالآخر وہ معاشرتی برائیوں کے تجزیے پر جا کر ختم ہوتی ہیں اور بڑے با اثر کلام ہیں۔ محمد دین تاثیر ہوا کرتے تھے۔ ان کا بہت اعلیٰ درجہ کا کلام تھا۔ بہت اچھی اچھی نظمیں ہیں اور اس دور کے شعراء میں بالعموم آپ دیکھیں گے کہ محبت اور عشق کی باتیں سموئی گئی ہیں۔ معاشرتی علامات کے ساتھ اور کسی نہ کسی رنگ میں اصلاحی اثر رکھتی ہیں تو ان کی نظمیں ریکارڈ کر کے مہیا کریں اور نوجوانوں میں یہ شوق پیدا کریں کہ فلمی گانوں کی بجائے ان کی طرف متوجہ ہوں۔"

حضور کے خطبے کے اس حصے نے پرانی اور نئی یادیں تازہ کر دی ہیں۔ میں شیخوپورہ کے گورنمنٹ ہائی سکول میں پڑھتا تھا۔ آٹھویں سے دسویں تک میں نے وہیں تعلیم حاصل کی۔

اس دوران احمد ندیم قاسمی بھی اسی سکول میں آ داخل ہوئے۔ اگرچہ وہاں تو ان کے غیر معروف ہونے کی وجہ سے کوئی یادگار ملاقات کا موقعہ نہ ملا لیکن ۱۹۴۴ء میں جب میں نائجیریا جانے کی تیاری کر رہا تھا تو میں نے اپنی چند ایک نظموں کو کتابی صورت میں شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ اس مجموعے پر نواب خواجہ محمد شفیع دہلوی نے دیباچہ لکھا اور اسی سلسلے میں مَیں نے احمد ندیم قاسمی صاحب سے بھی رابطہ پیدا کیا تو انہوں نے مجھے لکھا کہ میں مجموعہ انہیں بھیج دوں۔ وہ اس پر پیش لفظ تحریر کر دیں گے۔ میں چونکہ اس کے جلد ہی بعد نائجیریا چلا گیا۔ اس لئے یہ مجموعہ جس پر لاگت یقیناً زیادہ آتی تو نہ چھپوا سکا۔ البتہ چند دنوں میں بعض اور نظموں کا مجموعہ جسے میں نے "اشارے" کا نام دیا چھاپ کر چھوڑ گیا۔

اس مجموعے پر میرے دوست عبدالسلام اختر نے دیباچہ لکھا۔ ڈاکٹر محمد دین تاثیر غالباً رخصت پر انگلستان سے ہندوستان آئے ہوئے تھے۔ ان دنوں اسلامیہ کالج لاہور میں ایک انعامی تقریری مقابلہ ہوا۔ اگرچہ اس وقت تک میں نے کبھی کسی تقریری مقابلے میں حصہ نہیں لیا تھا لیکن اس مقابلے میں حصہ لینے کا موقع مل گیا۔

ججوں کے پینل میں ڈاکٹر تاثیر اور بشیر احمد ہمایوں جو بعد میں پاکستان کے سفیر بھی بنے اور ان دنوں ماہنامہ ہمایوں نکالتے تھے۔ شامل تھے۔ تقریر میں نے رٹی ہوئی تھی۔ بولنے کا انداز میرا گرجدار تھا۔ تقریر ختم ہونے سے ایک آدھ منٹ پہلے ہال میں شور پڑ گیا۔

"مرزائی"۔ "مرزائی"۔ جنہوں نے اسلامیہ کالج لاہور دیکھا ہوا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ان دنوں اس کے ہال کا فرش لکڑی کا تھا اور پاؤں رگڑنے سے بہت شور پیدا کرتا تھا۔ اس سارے شور میں مَیں نے اپنی تقریر بند کر دی اور ابھی سٹیج پر ہی کھڑا تھا کہ پروفیسر حمید احمد خان جو بعد میں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی رہے۔ جلدی سے سٹیج پر پہنچے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھ سے پوچھا کہ مَیں کون سی کلاس میں پڑھتا ہوں۔ میں نے بتایا کہ میں II ایئر میں ہوں کہنے لگے کہ تھرڈ ایئر کے لئے اسی کالج میں داخلہ لینا۔

کچھ دنوں کے بعد ہمارا ٹیوٹوریل گروپ پک نک کے لئے دریائے راوی کی بارہ دری گیا پروفیسر حمید احمد خان بھی ہمارے ساتھ تھے وہاں ہمارے ٹیوٹوریل پروفیسر کہنے لگے کہ اس طالب علم کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کریں کہ تھرڈ ایئر میں یہیں داخل ہو ہم اسے تقریری مقابلہ کے لئے علی گڑھ بھیجیں گے۔

میں ایف اے کرنے کے بعد اسلامیہ کالج میں داخل نہ ہو سکا۔ اب کچھ عرصہ ہوا کہ ایک کتاب سامنے آئی جس کا نام ہے "کشمیر آف شیخ محمد عبداللہ" اس کتاب کی مصنفہ ہیں بلقیس تاثیر صاحبہ۔ ڈاکٹر تاثیر صاحب کی بیگم بلقیس تاثیر صاحبہ جن کے بیٹے سلمان تاثیر آج کل سیاست میں خاصی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس کتاب کا پہلا (Chapter) باب ہماری جماعت کی کشمیر میں مساعی پر لکھا گیا ہے میں نے اس باب Chapter کے بعض حصے ماہنامہ تحریک جدید میں شائع کرنے کے لئے فیروز سنز (جنہوں نے یہ کتاب شائع کی ہے)۔ کو لکھا۔ اور انہوں نے ازراہ نوازش اجازت دے دی۔

اسی دوران میں نے انگریزی کی دو کتابیں SONGS OF THE SOUL اور WAVES AND THOUGHTS بلقیس تاثیر صاحبہ کو بھیجیں اس پر ان کا ایک بہت پیارا خط ملا۔ اور انہوں نے مجھے دعوت دی کہ میں کبھی لاہور آؤں تو ان سے ملوں۔ خط و کتابت جاری رہی میں لاہور گیا تو ان کے دولت خانے پر بھی حاضر ہوا۔ کہنے لگیں کہ اس کتاب کو لکھنے کے لئے مجھے ربوہ بھی جانا پڑا تھا۔ میں وہاں دو تین دن ٹھہری اور وہاں سے مواد اکٹھا کر کے لائی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ کچھ عرصے کے لئے انگلستان جانا چاہتی ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ وہ ہمارے جلسے میں بھی شرکت کریں اور دنیا کے مختلف حصوں سے آنے والے احمدیوں کے تاثرات معلوم کریں کہ وہ کیا بات تھی جس نے انہیں احمدیت میں شامل ہونے پر مائل کیا۔ اگرچہ وہ جلسے میں شرکت تو نہ کر سکیں لیکن واپسی پر کراچی میں اپنے قلیل سے قیام کے دوران انہوں نے خاکسار کی بیٹی کے ہاں ظہرانہ کھایا اور دونوں نے بڑی دلچسپ باتیں کرتے ہوئے وقت گذارا۔

(نسیم سیفی)

حصول ثواب کا زرّیں موقعہ

تحریک جدید کے مجاہدین اپنے پیارے امام کی خصوصی دعاؤں سے بہرہ ور ہوں

احباب جماعت کے لئے رمضان المبارک کی آمد آمد یقیناً انتہائی خوشی کا باعث ہے ماہِ صیام میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے امورِ خیر میں بڑھ چڑھ کر قدم اٹھاتے اور اللہ تعالیٰ کے گوناگوں فضلوں اور انعاموں کا وارث ٹھہرتے ہیں۔

یہ بھی ایک عظیم نیکی ہے کہ جو عظیم الشان قربانیاں کی جا رہی ہیں احبابِ جماعت ان میں پیشقدمی دکھائیں اور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی دعاؤں سے حصہ پانے کے لئے ۲۹ رمضان المبارک سے قبل اپنے کئے ہوئے وعدہ جات کا عملی طور پر ایفا کر دیں تا دفتر وکالت مال اوّل کی طرف سے جو دعائیہ فہرست حضور کی خدمت میں ارسال کی جا رہی ہے اس میں ان کے اسمائے گرامی بھی شامل کئے جا سکیں۔ سیکرٹریان ایسی فہرست یکم مئی تک ارسال فرما دیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

گناہ ایک زہر ہے اسے مت کھاؤ (حضرت بانی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۶۸۷۷:- میں MRS UMMI FATIMAH زوجہ مصری عزیز یوسف پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت ۱۸۔اپریل ۱۹۷۸ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷-۷-۱۹۸۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی بالیاں وزنی ۵ گرام ۲۳ کیرٹ مالیتی/۱۰۰،۰۰۰ روپے (۲) طلائی انگوٹھی وزنی ۳ گرام ۲۳ کیرٹ مالیتی/۶۰،۰۰۰ روپے (۳) حق مہر/325.000 روپے۔ کل جائیداد 485.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/30.000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ MRS UMMI فاطمہ زوجہ مصری عزیز یوسف انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ A.AZIZ DAENG PASARA وصیت ۲۲۸۳۹۔ گواہ شد نمبر ۲ مصری عزیز یوسف وصیت نمبر ۲۴۲۹۴ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۶۸۷۸:- DJAMALUDDIN ولد عبداللہ صاحب پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ 3/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ایک ٹائپ رائیٹنگ مالیتی/1000.000 روپے (۲) دوسری ٹائپ رائیٹنگ مالیتی/260.000 روپے (۳) ڈبلیکیٹنگ اینڈ پریسنگ مشین مالیتی/150.000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی/۱،۴۱۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/100.000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۱۰ 3/88 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد DJAMALUDDIN ولد عبداللہ صاحب۔ جکارتہ نمبر 12240 انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ ENTJUKI DARSU-HDK وصیت ۲۴۵۷۴۔ گواہ شد نمبر ۲ محمد رحمت ولد SYAHBUDDIN انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۶۸۷۹:- میں NAPIYAH زوجہ حمید محمود صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۳-۸۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی انگوٹھی مع ہیروں کے مالیتی 250.000 روپے (۲) مکان برقبہ ۵۴ مربع میٹر مالیتی 2.000.000 روپے (۳) زمین مالیتی 78.800 روپے (۴) حق مہر 70.000 روپے۔ کل جائیداد 2.398.800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/15.000 روپے ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ NAPIYAH زوجہ حمید محمود گواہ شد نمبر ۱۔ حمید محمود صاحب خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲:۔ UKUN RAC-HMT SUKUR MASKAWAN ابن مصطفٰے انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۶۸۸۰:- میں MANGASA LAMISANA SAMOSIR ولد SAMOSIR پیشہ کسان عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۷۶ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/100.000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ MANGASA SAMOSIR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ایچ محمد افنڈی انڈونیشیا۔ مسل ۲۶۵۷۱۔ گواہ شد نمبر ۲ EMEN BIN MAHRI انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۶۸۸۱:- میں CHAIRUL BAHRI S/O MUHAMMAD LIUS MAALA پیشہ اسسٹنٹ لیکچرار عمر ۲۴ سال بیعت اگست ۱۹۸۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ 4/88 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/۱۴۰،۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ CHAIRUL BAHRI انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱:۔ ENTJUKI DARSU- HDK وصیت نمبر ۲۴۵۷۵۔ گواہ شد نمبر ۲ EDY SUPRIYADI وصیت نمبر ۲۵۲۰۹۔

مسل نمبر ۲۶۸۸۲:- میں UKUN RAC-HMAT SUKUR S/O MASKWWA MU-STAFA قوم تجارت عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۸۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6 3/87 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مچھلی کا تالاب برقبہ GARUT 122 مالیتی/103.750.000 روپے (۲) "SUMBER ALAM" ہوٹل میں حصہ/11.500.000 روپے کل جائیداد/115.250.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/350.000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ/750.000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ UKUN RACHMAT SUKUR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ SLMAN FAJAR وصیت ۲۴۸۴۷۔ گواہ شد نمبر ۲:۔ SAPA-RDI BINSAUD۔

مسل نمبر ۲۶۸۸۳:- میں MRS. SITI RGHAYA W/O E. TATANG BA پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱۲-۸۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر/300.000 روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ MRS-SITI ROHAYA ساکن انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد افنڈی مسل ۲۶۵۷۱۔ گواہ شد نمبر ۲:۔ SLMAN FAJAR وصیت ۲۴۸۴۷۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

صد سالہ جشن تشکر کی خوشی میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ایک خصوصی انعامی تحریری مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ مقالہ جات دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں ۳۰ جون ۱۹۸۹ء تک پہنچ جانے چاہئیں۔ مقالہ افادیت میں تحقیقی ہو۔ اور پہلے سے شائع شدہ مواد سے حوالے تو لئے جا سکتے ہیں۔ مگر کسی کتاب سے نقل کیا ہوا مضمون مقابلہ میں شامل نہیں ہو سکے گا۔

عنوانات

۱۔ حضرت فضل عمر اور تحریک جدید
۲۔ حضرت فضل عمر اور قومی خدمات
۳۔ حضرت فضل عمر اور اخلاق فاضلہ

اوّل انعام
مبلغ پانچ ہزار (۵۰۰۰) روپیہ

خصوصی عنوانات برائے اطفال و ناصرات جس میں میٹرک تک کے طلباء و طالبات حصہ لے سکتے ہیں

۱۔ حضرت فضل عمر اور وقف جدید
۲۔ حضرت فضل عمر اور اخلاق فاضلہ

انعامی رقم
اوّل مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ۔ دوم مبلغ -/۵۰۰ روپیہ

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

عناوین مقالہ نویسی بر موقع صد سالہ جشنِ تشکر

۱۔ مسلم بچوں کے سنہری کارنامے۔
۲۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسنِ سلوک۔
۳۔ سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔ مقالہ کم از کم تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اوّل۔ دوم۔ سوم آنیوالے اطفال کو میڈل دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سیکرٹری تعلیم
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

نمایاں کامیابی

خاکسار نے ۳۱ جنوری ۱۹۸۹ء کو یونیورسٹی کے نوٹیفکیشن کے مطابق ایم۔ایڈ (سپیشل) میں ۸۶ فیصد نمبر حاصل کر کے ایم ایڈ کے دونوں گروپس (ایلیمنٹری اور سیکنڈری) میں سے پنجاب یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ یہ سب فضل و کرم اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے جو امام وقت کی دعاؤں سے حاصل ہوا۔ احباب کرام کی خدمت میں مزید کامیابیوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

منصور احمد انور۔ لاہور

خبریں

★ پیداوار کے وزیر مملکت راجہ شاہد ظفر نے انکشاف کیا ہے کہ روس پاکستان کو ایٹمی ری پراسیسنگ پلانٹ فراہم کرنے پر رضامند ہوگیا ہے۔ اور دونوں حکومتوں کے مابین اس مسئلہ پر بات چیت جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایٹمی پلانٹ کو بجلی کی کمی پورا کرنے کے لئے استعمال کرے گی۔

★ نیوزی لینڈ کے وزیر خارجہ رسل مارشل نے کہا ہے کہ پاکستان اس سال دوبارہ دولت مشترکہ کا رکن بن جائے گا۔ پاکستان نے ۱۹۷۲ء میں برطانیہ کی طرف سے بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کے خلاف دولتِ مشترکہ سے احتجاجاً علیحدگی اختیار کر لی تھی۔

★ چین کی کمیونسٹ پارٹی کا پانچ رکنی سیاسی وفد نائب وزیر اعظم اور مرکزی کمیونسٹ پارٹی کے نائب قائد جیانگ جان کی سرکردگی میں پاکستان کے ایک ہفتہ کے دورہ پر کراچی پہنچ گیا۔

★ ریاض (سعودی عرب) میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس تنظیم کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں ایرانی وفد کے قائد محمد تشکری نے مطالبہ کیا کہ تمام مسلمان ممالک مغربی ملکوں کا ثقافتی بائیکاٹ کریں اور بالآخر مکمل اقتصادی اور سیاسی بائیکاٹ کر دیا جائے تاکہ وہ سلمان رشدی کی کتاب پر پابندی لگانے پر مجبور ہو جائیں۔

سعودی وزیر خارجہ سعود الفیصل نے اپنی تقریر میں کہا کہ کانفرنس کوئی دینی ادارہ نہیں جو فتوے جاری کرے۔ انہوں نے کہا کہ اکثر مندوبین آیت اللہ خمینی کے رشدی کے قتل کے فتویٰ سے اتفاق نہیں رکھتے۔

★ جمعیت علمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے حال ہی میں ایک ملاقات میں انہیں حکومت کے ایک عہدے کی ایک بار پھر پیشکش کی تھی لیکن انہوں نے شکریہ کے ساتھ معذرت کر لی۔

★ روس کے رہنما میخائیل گورباچوف نے اپنے ملک میں خوراک کی کمی پر قابو پانے کے لئے انقلابی زرعی اصلاحات پر زور دیا ہے۔ واضح رہے کہ روسی عوام کو خوراک کی خرید کے لئے گھنٹوں قطاروں میں کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ روسی رہنما نے کہا کہ کاشتکاری کے نظام کو ختم کئے بغیر تبدیلیاں کی جائیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اراضی کو پٹے پر دیا جائے تاکہ بالآخر آزاد منڈی قائم کی جا سکے۔

★ بھارت کے خارجہ امور کے وزیر مملکت مسٹر کے کے تیواڑی نے کہا ہے کہ ان کی حکومت کو بھارت کے شمال مغرب میں مسلمانوں کا الگ علاقہ قائم کرنے کے بارے میں پاک ایران مذاکرات کا کوئی علم نہیں۔

★ نیوزی لینڈ کی کرکٹ کونسل نے کہا ہے کہ پاکستانی کھلاڑیوں کا ردّ عمل کرکٹ کی روح کے منافی تھا۔ واضح رہے کہ کپتان عمران خان نے نیوزی لینڈ کے ایمپائروں پر سخت ردّ عمل کا مظاہرہ کیا تھا۔ عمران خان نے کہا کہ انہوں نے ایمپائروں کو گالیاں نہیں دیں۔

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لیے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ انکا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں

(مینجر الفضل)

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر مبارک
ملک پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ
ملک زیاد عمر اسد ابن ملک فضل عمر

اے وے لوگو جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو۔ تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ جال سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔

— حضرت اقدس

EYESIGHT
Course
کمزوری نظر کورس
کھانے اور آنکھوں میں ڈالنے والی ادویات پر مشتمل ۴۰ روزہ کورس
قیمت -/۷۵ لٹریچر -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز
۶۷۱ - ۶۰۶ - ۶۰۷